



PEACE & EDUCATION
FOUNDATION

احتیاط کیجئے!

کسی فرد، گروہ یا مذہب کے خلاف آپ کی نفرت
انگیز تحریر یا گفتگو فساد کا سبب بن سکتی ہے۔

ادارہ امن و تعلیم، اسلام آباد

احتیاط کیجئے! کسی فرد، گروہ یا مذہب کے خلاف آپ کی نفرت انگیز تحریر یا گفتگو فساد کا سبب بن سکتی ہے۔

ایسے الفاظ، تصاویر یا اظہار کی دیگر اقسام جو کسی فرد یا کسی گروپ کے خلاف نفرت پھیلاتے ہیں یا نفرت پھیلانے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، انہیں نفرت انگیز تقریر یا تحریر میں شامل کیا جاتا ہے۔ الفاظ، چہرے کے تاثرات یا جسمانی حرکات و سکنات نفرت کے اظہار کا ایک طریقہ ہیں۔ مگر تحریر اور تقریر کے ذریعے نفرت پھیلانا بہت زیادہ جانی اور فساد کا سبب بن سکتا ہے۔ آج کل لوگ پیغامات، چیٹنگ، سوشل میڈیا اور آن لائن تبصروں میں ایک دوسرے کے خلاف نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ اس نفرت کے کئی زاویے اور اسباب ہیں۔ کچھ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ صنفی، نسلی، یا سماجی مرتبہ اور حیثیت کی وجہ سے نفرت کرتے ہیں اور کچھ مذہبی یا مسلکی بنیادوں پر دوسروں کے خلاف نفرت پھیلاتے ہیں۔ ہر قسم کی نفرت قابل مذمت ہے۔ بحیثیت انسان ہمیں نفرت کی بجائے محبت کو فروغ دینا چاہیے۔

پاکستان، کسی ایک مذہب یا مسلک کا ملک نہیں بلکہ تمام پاکستانیوں کی ملکیت ہے اس میں جو بھی بستا ہے اس کا تعلق کسی بھی مذہب یا فرقہ سے ہو یہ اس کا اپنا وطن ہے۔ دین کے نام پر نفرت پھیلانا سب سے بڑا جرم ہے۔ نفرتوں کا مقابلہ نفرت سے نہیں کیا جاسکتا ہے بلکہ اس کا مقابلہ پیغام محبت اور تعلیم کی روشنی سے ہی کر سکتے ہیں۔ ہمیں نئی نسل کو وہ ورثہ منتقل کرنا ہے جو رحمت، انصاف، برداشت، پیار کا ہے۔ جو شخص اس پیغام محبت کو نفرت کی شکل دیتا ہے کہ وہ مذہب کے بنیادی اصولوں کی نفی کرتا ہے۔

پاکستان میں اسلامی قوانین کے متعلق قائم اعلیٰ ترین مشاورتی کونسل "اسلامی نظریاتی کونسل" نے اپنے سالانہ اجلاس میں مذہبی فرقوں سے متعلق ہر قسم کی نفرت انگیز تقاریر پر پابندی لگانے کا مطالبہ کرتے ہوئے مسالک کے درمیان ہم آہنگی بڑھانے پر زور دیا ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے اپنے ضابطہ اخلاق میں کہا ہے کہ کسی بھی مسلمان فرقے کو "کافر" قرار دینا قابل مذمت ہے۔ "ملک میں مذہب کے نام پر دہشت گردی اور تشدد اسلام کی تعلیمات کے خلاف ہے۔ تمام مکتبہ فکری ایسے اقدامات سے خود کو علیحدہ کرنے کا اعلان کریں۔ "مزید برآں یہ "غیر اسلامی اور قابل مذمت فعل ہے کہ کسی بھی مسلمان فرقے کو کافر کہہ کر واجب القتل قرار دیا جائے۔" اسلامی نظریاتی کونسل نے ملک میں غیر مسلموں کے تحفظ میں بھی اضافے کا مطالبہ کیا ہے۔ پاکستان میں نفرت انگیز گفتگو اور تحریر کے بارے میں سخت قوانین بنائے گئے ہیں۔ نیشنل ایکشن پلان کے تحت نفرت انگیز تقاریر اور مواد پھیلانے والوں کو سخت سے سخت سزا دینے کی سفارش کی گئی ہے۔ نیشنل ایکشن پلان کی روشنی میں نفرت پر مبنی تقاریر اور مواد شائع کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جا رہی ہے۔ ملک میں نفرت انگیز مواد پھیلانے کے الزام میں مقدمہ درج کیا جاتا ہے جبکہ لاؤڈ سپیکر کی خلاف ورزی پر بھی سزا دی جاتی ہے۔ سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ پر کسی بھی فرد اور گروہ کے خلاف نفرت انگیز اور تشدد پر اسانے والے مواد کے خلاف مانیٹرنگ کا نظام قائم کیا گیا ہے۔ پاکستان میں انسداد دہشت گردی کے قومی ادارے نیکانے اسی حوالے سے ایک نئی موبائل ایپ متعارف کروائی ہے جس کا مقصد نفرت انگیز مواد کی نشاندہی کرنے میں عوام کی مدد کرنا ہے۔ چوکس کے نام سے متعارف کروائی گئی اس ایپ میں صارف کو آپشنز دی گئی ہیں کہ وہ اس ایپ کے ذریعے کوئی بھی تصویر، ویڈیو یا لکھا ہوا مواد نیکلا کو بھیج سکتے ہیں، جس کے ذریعے شہری کسی بھی نفرت انگیز مواد یا تقاریر کی فوری اطلاع دے سکیں گے۔ اس ایپ میں صارفین کے لیے معلوماتی ویڈیو بھی شامل ہے جو کہ انہیں یہ سکھاتی ہے کہ اس ایپ کو استعمال کیسے کرنا ہے۔

کسی بھی فرد کی جانب سے نفرت انگیز تحریر یا تقریر معاشرے میں فساد پھیلانے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ شرانگیز عناصر کی گفتگو یا افواہ گروہی فسادات اور تصادم کا سبب بنتی ہے۔ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے یہ آگ تمام معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ یاد رکھیے زمین پر فساد پھیلانا قتل سے زیادہ

تکلیف جرم ہوتا ہے۔ لہذا ہمیں گفتگو میں بھی اور تحریر میں بھی بہت احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ ایک اچھی اور موثر گفتگو انسان کے بلند کردار کی علامت تصور کی جاتی ہے۔

موثر گفتگو کے اصول اور آداب: گفتگو کے دوران درج ذیل اصول و آداب کا خیال رکھنا گفتگو کو موثر بنا سکتا ہے۔

حقائق پر مبنی گفتگو

گفتگو سچ پر مبنی ہونی چاہیے۔ سچ انسان کو کامیاب بناتا ہے اور جھوٹ انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ جس شخص کی گفتگو کا مواد غلط بیانی پر مبنی ہو تو اسے کسی بھی وقت شرمندگی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

واضح مقصد

مقصد واضح ہو تو گفتگو مفید اور موثر ہو سکتی ہے وگرنہ صرف وقت اور توانائی کے ضیاع کا سبب بنتی ہے۔ گفتگو کے دوران اگر مقصد واضح نہیں ہو سکا تو بولنے اور سننے والوں کو اس کا فائدہ نہیں پہنچتا۔ مثلاً گاہک دکان پر بے مقصد چلا جائے اور وہ یہ نہ جانتا ہو کہ وہ دکان میں کیا لینے کے لیے آیا تھا تو اس کے اور دکاندار کے درمیان کوئی مفید گفتگو نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح اگر طالب علم کمرہ جماعت میں جائے لیکن وہ یہ نہ جانتا ہو کہ وہ کس مضمون کا سبق پڑھنے کے لیے آیا ہے تو استاد اور شاگرد کے درمیان موثر تدریسی گفتگو نہیں ہو سکتی۔

شائستہ الفاظ

مناسب اور شائستہ الفاظ کے چنا سے گفتگو میں ایک توانائی پیدا ہوتی ہے۔ جب دوستی کے جذبات کا اظہار ہوتا ہے تو اس کے لیے الفاظ بھی اسی طرح کے ہونے چاہئیں۔ موثر گفتگو کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ کس طرح کے سامعین کے لیے کون سے الفاظ مناسب ہیں۔ مثلاً استاد اپنے طلبہ کے ساتھ گفتگو میں ایسے الفاظ استعمال کریں، جن سے طلبہ میں موضوع سے دلچسپی پیدا ہو، ان کے علم میں اضافہ ہو، وہ اپنے استاد کا احترام کریں اور کچھ سیکھ کر انھیں۔ مناسب الفاظ کے استعمال سے بہت سارے جھگڑے ختم ہو سکتے ہیں۔ نرم الفاظ کے ذریعے دوسروں کی عزت و نفس کا خیال رکھا جاسکتا ہے۔ اس طرح باہمی تعلقات میں امن و احترام کا رشتہ استوار رہتا ہے۔ یوں بظاہر چھوٹی چھوٹی باتوں سے تنازعات کے بجائے امن و دوستی کو فروغ ملتا ہے۔

توجہ سے سنتا

باہم گفتگو کے دوران ہر ایک کی خواہش ہوتی ہے کہ دوسرا اس کی بات پوری توجہ سے سنے اور قطع کلامی نہ کرے۔ جب تک ہم اپنے لیے بھی وہ نہیں کرتے جو دوسروں سے توقع کرتے ہیں، ہماری گفتگو موثر نہیں ہوتی۔ اگر کوئی آپ کی بات توجہ سے سن رہا ہے تو وہ آپ سے یہ بھی توقع رکھتا ہے کہ آپ بھی اسے توجہ سے سنیں اور اسے نظر انداز نہ کریں۔

مخاطب کی عزت و نفس کا لحاظ

کوئی بھی کسی دوسرے کی طرف سے ایسے تبصروں کو پسند نہیں کرتا، جن میں اس کو شرمندگی ہو، یا ان کی عزت و نفس مجروح ہو۔ کوئی بھی شخص ایسے لوگوں

سے ملنا جلنا پسند نہیں کرتا جو اس کی عزت نفس کا خیال نہیں رکھتے۔ غیر مہذب گفتگو سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسا کرنے والا دوسرے فرد کی حیثیت کو تسلیم نہیں کرتا۔ اعلیٰ اخلاق اور حسن کلام جیسے اوصاف سے مزین شخصیت ہو تو اس کی برکت اور خوبصورتی کو ہر کوئی محسوس کرتا ہے۔ اگر ہم دوسروں کی عزت نفس کا خیال نہیں رکھیں گے تو ہماری عزت نفس کا خیال رکھنے کے بھی امکانات کم ہو جائیں گے۔

۔ مسکرانے کی عادت

مسکرانے کی عادت سے دوسروں پر نہایت مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اپنی اچھی فطرت اور اچھی نیت کو ظاہر کرنے کے لیے مسکراہٹ سب سے مہذب طریقہ ہے۔ اس عادت سے آپ دوسروں کو تسلیم کر رہے ہوتے ہیں۔

۔ سننے والوں کے مزاج سے آگاہی

عام طور پر ہم اس بات کا لحاظ نہیں رکھتے کہ سننے والے کی ذہنی سطح، صلاحیت، طبیعت، آمادگی اور قوت برداشت کتنی ہے۔ ہم بات کا جائزہ لیے بغیر گفتگو کرتے ہیں کہ اس کا کیا فائدہ یا رد عمل ہو سکتا ہے۔ کسی سے بات کرتے ہوئے اس سے رد عمل کی توقع بھی کی جاتی ہے۔ اگر ہم ذاتی طور پر کسی سے گفتگو کر رہے ہوں تو اس کا کچھ زیادہ ہی خاص خیال رکھنا ہوتا ہے۔ اگر سننے والے کا رد عمل خواہش کے مطابق ہو تو قدرتی طور پر ہم نرم گفتار ہو جاتے ہیں، لیکن اگر صورت حال برعکس ہو تو لہجہ تیز ہو جاتا ہے۔ دراصل غیر متوقع رد عمل کچھ خاص صورت حال کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اس صورت حال کا اطلاق مذہبی بحث و مباحثہ اور سماجی موضوعات پر گفتگو کے وقت بھی کیا جاسکتا ہے۔

۔ گفتگو میں اپنے تاثرات کا خیال رکھنا

گفتگو کے دوران زبان کے علاوہ انسان کے چہرے پر نمایاں ہونے والے اثرات بھی خوشی و غم، اطمینان و پریشانی، حیرانی، خوف و غصہ وغیرہ کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اسی طرح آواز کی بلندی و پستی، مخاطب کے سامنے کھڑے ہونے یا بیٹھنے کا انداز وغیرہ سے بھی انسان کے خیالات، احساسات اور رویوں کا پتہ چلتا ہے۔ لہذا زبان کے موثر استعمال کے ساتھ ساتھ حرکات و سکنات میں بھی شائستگی اور وقار کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ دوسروں کی تنقید برداشت کرنا

دوران گفتگو اگر کوئی آپ کی غلطی کی نشاندہی کرے تو دفاعی طرز عمل اختیار کرنے یا اسے جھٹلانے کے بجائے ٹھنڈے دماغ سے نہایت دیانت داری سے اس پر غور کیا جائے اور اپنی اصلاح کی جائے۔ مناسب ہوگا کہ دوسروں کی نشان دہی کرنے سے پہلے خود ہی اپنی کمزوریوں کا ناقدا نہ جائزہ لیا جائے اور اصلاح کی جائے۔

۔ جذبات کو قابو میں رکھنا

گفتگو کے دوران ایسے مراحل بھی انسان کو پیش آسکتے ہیں جہاں اس کے جذبات بھڑک اٹھیں اور وہ غصہ کی حالت میں اپنا رد عمل ظاہر کرے۔ ایسی صورت حال میں انسان کے فیصلے اور اقدامات جذبات پر مبنی ہوتے ہیں جو درحقیقت اس کے لیے نقصان دہ ہو سکتے ہیں۔ عقل مند انسان وہ ہے، جو اپنے جذبات پر قابو رکھتا ہے اور غصہ یا انتقام سے کام لینے کے بجائے بردباری، صبر و تحمل سے کام لیتا ہے۔ غصے کی حالت میں ممکن ہے انسان سے ایسی غلطیاں سرزد ہوں، جن کی سزا سے پوری عمر بھگتنا پڑے۔